بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ حقوق

امام زین العابدین علیہ السلام

ناشر: الجواد فاؤنڈیشن ھندوستان، شعبہ مشہد المقدس ایران

نام کتاب: رسالہء حقوق امام زین العابدین علیہ السلام
ترجمہ وترکیب: مولانا سید علی قاسم رضوی مدرس جامعہء سلطانیہ لکھنؤ
نظر ثانی: مولانا میر اعظم علی جعفری مقیم مشہد المقدس ایران
کمپوزنگ: ثمر عباس حیدری
ناشر: الجوادؑ فاؤنڈیشن ھندوستان، شعبہ مشہد المقدس ایران
قیمت: (۲۰۰) تومان

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی آلہِ الطاهرین

امّا بعد.

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا اور ہمیں عبادت کے لئے خلق فرمایا: اور ہماری ھدایت ورہنمائی کے لئے ھادی ورھبر بھیجے جو مسلسل انسانوں کی ھدایت فرماتے رہے۔

انہیں ھادیوں میں سے ایک ہمارے چوتھے امامؑ نے اپنے نورانی کلام میں انسانی زندگی سے متعلق تمام حقوق کو بیان فرمایا. ادارۂ الجواد فاؤنڈیشن نے دور حاضر کی تمام ضروریات کو محلوظ خاطر رکھتے ہوئے اس رسالہ حقوق کے اردو ترجمہ کو نشر کرنے کا بیڑا اٹھایا تا کہ ہم اسے پڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کریں اور کسی کا حق ہمارے زمّہ نہ رہے اور ہم ہر ایک کا حق کماحقہٗ ادا کرسکیں.

صدر موٴسسہ الجواد فاؤنڈیشن

سید مناظر حسین نقوی (مقیم مشھد المقدس ایران)

زندگانی امام سجاد علیہ السلام

صحیفہ سجادیہ جیسی عظیم کتاب کے خالق امام زین العابدین علیہ السلام کے حالات زندگی

علی ابن الحسینؑ شیعوں کے بارہ اماموں میں سے چوتھے امام اور چودہ معصوم میں سے چھٹے معصوم ہیں. آپکا لقب زین العابدین ۔عبادت گذاروں کی زینت اور سجاد۔ بہت زیادہ سجدہ کرنے والا. آپکے والد ماجد امام حسین علیہ السلام شیعوں کے تیسرے امام ، آپکی مادر گرامی چندقول کی بناء پرساسانی بادشاہ یزدگرد کی بیٹی تھیں آپکا اسم مبارک شہر بانو تھا. امام زین العابدینؑ ۳۸ھ قمری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے. آپکا بچپن اور نوجوانی حضرت علیؑ کی خلافت ظاہری اور معاویہ کے دور حکومت میں گذرا . یزید کی حکومت میں جب امام حسین علیہ السلام مدینہ سے رخصت ہوئے تو امام سجادؑ نے بھی آپؑ کے ہمراہ خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ مدینہ کو خیر باد کہا امام زین العابدین علیہ السلام شب عاشور بستر بیماری پر تھے لہذا امام کے اصحاب واعزہ کی طرح یزید کی عظیم فوج سے لڑائی نہ کر سکے.

اس جنگ میں جسمیں کہاں بہتر افراد اور (کہاں) بروایت چار لاکھ کا لشکر امام حسین علیہ السلام کے اصحاب وانصار واعزہ درجہ شہادت پر فائز ہوئے . یزید کے سپاہی شہادت امام حسینؑ کے بعد درانہ خیام اہل بیت پر حملہ آور ہوئے اور اہل بیت کے اسباب واموال کو لوٹ لے گئے اسکے بعد امام زین العابدینؑ کو

عورتوں اور بچوں کے ہمراہ اسیر کر کے ابن زیاد حاکم کوفہ کے پاس لے گئے جب ابن زیاد نے امام زین العابدینؑ کی شان میں جسارت اور توہین کی تو امامؑ نے شایان امامت کے مطابق اس خبیث کو جواب دیا.

ابن زیاد نے دیکھا کہ رسوا ہو گیا ہے حکم دیا کہ امام زین العابدینؑ کو طوق و زنجیر میں قید و بند کر کے اسراء کے ہمراہ یزید کے پاس شام بھیج دیا جائے.

امام زین العابدینؑ نے دیکھا کہ کوفہ و شام کے بازاروں و راستوں میں جو لوگ ان قیدیوں کا تماشا دیکھنے آ رہے تھے وہ اسلام کی صحیح شناخت نہیں رکھتے تھے وہ یزید اور معاویہ کو رسول کا جانشین جانتے تھے .معاویہ اور یزید کی حکومت نے اس انداز سے حضرت علیؑ اور آپکے خاندان کے خلاف تبلیغ اور (پروپیگنڈہ) کیا تھا کہ شام کے لوگ امام حسینؑ اور آپکے اصحاب کو کہ جنھوں نے اسلام محمدی کی راہ میں عظیم قربانی پیش کی شورش گر اور بغاوت کرنے والا جانتے تھے امام سجادؑ نے اپنی بلاغت آمیز تقریر سے بنی امیہ اور یزید کے عمالوں کے وہ کارنامے جوان لوگوں نے کربلا کے میدان میں نواسہ رسول امام حسینؑ اور آپکے اصحاب و عزیزوں کے ساتھ انجام دئے تھے لوگوں کے درمیان ظاہر کئے .جب دربار میں لوگوں نے یہ سنا تو یزید کے دربار میں ہلچل مچ گئی عوام بپھر گئی کہ یہ قیدی کوئی اور نہیں رسول اللہ کے چشم و چراغ فاطمہؑ کے لال حسینؑ اور ان کے عزیزوں کے سر ہیں. یزید گھبرایا کہ کہیں حکومت ہاتھ سے نہ نکل جائے فوراً حکم دیا کہ امام زین العابدینؑ اور ان کے خاندان

والوں کو فوراً رہا اور مدینہ روانہ کر دیا جائے.

امام زین العابدینؑ نے اپنی ۳۳ تینتیس سالہ دور امامت میں مدینہ منورہ میں یزید کے عمالوں کی جانب سے شہداء کربلا پر ڈھائے گئے ظلم وستم کو ہمیشہ لوگوں کے درمیان بیان فرماتے رہے اور ہر موقع پر حسینیت کے کارناموں کو اجاگر کرتے رہے،

امام زین العابدینؑ کا اخلاق، سخاوت اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک.

امام زین العابدینؑ کے زمانے میں سیاسی حالات ایسے ابتر تھے کہ امامؑ نہ تقریر فرما سکتے تھے نہ درس و بحث کے ذریعہ لوگوں کی راہنمائی کر سکتے تھے. پانچ خلفاء ا۔ یزید ۲۔ معاویہ بن یزید ۳۔ مروان بن حکم ۴۔ عبد الملک مروان ۵۔ ولید بن عبد الملک. ان خلفاء مذکور کے زمانہء حکومت میں اہل بیت کے چاہنے والوں یا انکے شیعوں کو سخت مشکلات کا سامنا تھا. حد ہوگئی تھی اسلامی دور میں اتنے مسلمانوں کے درمیان صرف چار مسلمان امام سجادؑ کے گرد جمع ہوئے ا۔ جناب جابر بن عبد اللہ انصاری ۲۔ ابو خالد کابلی ۳۔ یحی بن ام طویل ۴۔ جبیر بن مطعم. ان ہنگامی حالات میں امام سجاد علیہ السلام نے شاگردوں کی تربیت علوم اسلامی کی ترویج اور شیعوں کو بھی دشمن کے شر سے محفوظ رکھا، آپ نے اپنے اخلاق و کردار سے لوگوں کو متوجہ کیا کہ ایک مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر کس طرح سے زندگی گذارے؟

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیں ٦٣ ھجری قمری میں مدینہ کے لوگوں نے

شورش برپا کی اور اموی خاندان کے لوگوں سے اتنا متنفر ہو گئے تھے کہ سب کو مدینہ سے باہر نکال دیا.مروان بن حکم سرپرست خاندان اموی جبکہ امام زین العابدین واہلبیتؑ کا سخت دشمن تھا.امام سجادؑ سے گذارش کی کہ اسکے خاندان والوں کو امام علیہ السلام پناہ دیں امام علیہ السلام نے پناہ دی.

امام علیہ السلام کا دوسرا اخلاقی پہلو یہ تھا کہ ہر سال غلام وکنیزوں کی خاص تعداد خریداری فرماتے اسکے بعدان سب کو اسلامی تعلیمات وآداب سے روشناس کرتے تھے.نتیجہ یہ ہوتا تھا وہ کنیز وغلام اسلام سے دلچسپی رکھنے لگتے.امام علیہ السلام رمضان المبارک کے آخری دن سب کو آزاد کر دیتے تھے.

امام زین العابدینؑ کے کاموں میں سے ایک کام مدینہ کے یتیموں اور فقراء کی مدد کرنا تھا.رات کے اندھیرے میں دینار ودرہم سے بھری ہوئی تھیلیاں اپنے کندھے پر اٹھا کر فقراء تک پہونچاتے تھے یہ کام رات میں اسلئے کرتے تا کہ حضرت کو کوئی پہچان نہ سکے اور اپنے چہرہ مبارک پر نقاب ڈال لیتے تھے.جب امام سجادؑ دنیا سے رخصت فرما گئے تب فقراء مدینہ کو معلوم ہوا کہ جو بزرگوار ان لوگوں کی مدد فرماتے تھے وہ امام زین العابدینؑ تھے.

امام سجادؑ کی علمی وفکری بلندی.

عقائد اور دینی احکام کی معلومات دعاؤں کی شکل میں ایک دوسرا کارنامہ تھا. حضرت کی دعاؤں کے اس ادیبانہ وزیبا تعبیرات سے آراستہ مجموعہ سے آج عرفاء وعلماء وعوام الناس مستفید ہو رہے ہیں. امام سجادؑ کی دعاؤں کا یہ مجموعہ کہ جسمیں حضرت نے دلنشین انداز سے خدا وانسان کے تعلق سے خدائی آیات ونشانیاں ،اخلاقی بلندیاں ،خاندان پیغمبر کی معنوی عظمت وجلالت کو بیان فرمایا ہے اس دعاؤں کے مجموعہ کا نام صحیفہ سجادیہ ہے. صاحبان معرفت کے نزدیک اسکو زبور آل محمد سے یاد کیا جاتا ہے.

اسمیں پرہیزگاری دشمن کو معاف کردینا خوش اخلاقی سے گفتگو کرنا عزیزوں اور ناداروں کی مالی مدد کرنا عبادت امام سجادؑ اور دینی علوم سے با خبر کرنا تمام مؤرخین وعلماء اسکو قبول کرتے ہیں.

مدینہ مکہ کے بڑے بڑے فقہاء وعلماء جب کہ وہ لوگ اموی حکومت سے وابستہ تھے جو اہلبیتؑ کے سرسخت دشمن تھے. امام علیہ السلام کی علمی بلندی کے معترف تھے. خاص طور سے حضرت کے حالات میں ہے کہ قرآن کو اچھی آواز سے تلاوت فرماتے تھے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنتے تھے گریہ فرماتے تھے. امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان علی ابن حسینؑ سب سے بہتر آواز میں قرآن پڑھتے تھے علی ابن محمد نوافل کہتے ہیں کہ میں ابوالحسنؑ کی خدمت میں تھا آپنے

(یعنی امام رضا علیہ السلام) نے فرمایا جب علی ابن حسینؑ قرآن مجید کی تلاوت فرما تے تھے اگر کوئی ادھر سے گذرتا تھا تو حضرت کی قرآن کی تلاوت کی آواز سے مد ہوش ہو جاتا تھا.

امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت.

امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک عمر رنج والم میں گذاری خصوصاً کربلا کے دل ہلا دینے والا واقعہ کا رنج تا دم رحلت اپنے سینے میں لے گئے. پینتیس سال امامت فرمائی.۹۴ یا ۹۵ھ ہجری قمری میں ولید بن عبدالملک نے زہر دیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی. آپؑ مدینہ منورہ جنت البقیع میں دفن ہوئے. جب امام زین العابدین علیہ السلام شہید ہو گئے تو پورا شہر عزاداری، گریہ وزاری وسوگواری میں مشغول ہو گیا. چھوٹے بڑے سبھی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے. اس مصیبت جانکاہ سے مدینہ رسول سوگوار تھا. کہتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدینؑ کے پاس ایک ناقہ تھا جب امامؑ شہید ہو گئے تو وہ ناقہ جنت البقیع کی طرف آیا اور قبر مبارک پر آنسو بہاتا رہا.

امام باقرؑ نے کسی کو بھیجا کہ اس ناقہ کو واپس لائیں تین مرتبہ بلایا گیا یہاں تک اس ناقہ نے قبر امام پر اتنے آنسو بہائے کہ دنیا سے چلا گیا. امام باقرؑ نے حکم دیا کہ اس ناقہ کو وہیں امام کے پاس دفن کیا جائے امام زین العابدین علیہ السلام نے بائیس مرتبہ اس ناقہ پر سوار ہو کر حج فرمایا. اور اس ناقہ کو ایک مرتبہ بھی تازیانہ نہیں مارا.

امام زین العابدینؑ کی اولادیں.

امام زین العابدینؑ کی پندرہ اولادیں تھیں. جسمیں امام باقرؑ اور جناب زید بن علیؑ سب سے زیادہ مشہور تھے. جناب زید بن علیؑ نے بنی امیہ کے حکمرانوں سے کہ جو شریعت محمدی کے احکامات کی علنی مخالفت و برائیوں میں مبتلا رہتے تھے مقابلہ کیا ان کے خلاف سرسخت قیام کیا انھیں کوفہ میں گرفتار کیا گیا وہیں آپکی شہادت واقع ہوئی.

امام باقرؑ شیعوں کے پانچویں امام، آپؑ کے دور میں قرآن واسلامی علوم جیسے تفسیر، تاریخ، شریعت کے احکام وغیرہ کو آپ سے بہتر جاننے والا کوئی اور نہ تھا. دوسرے منحرف فقہاء یا انکے حامی جیسے خوارج ورہبانان دین سے مناظرہ و بحث فرمائی.

امام زین العابدینؑ کی علمی و جاودانہ کتابیں وآثار.

امام سجادؑ کی صحیفہ سجادیہ کے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں مختلف علوم میں آج موجود ہیں کچھ کتابیں مسلمان عالموں کے ذریعہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہیں. اختصاراً ہم اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں.

(۱) صحیفہ سجادیہ جو اسوقت عام طور پر سبھی لوگوں کے پاس پائی جاتی ہے. یہی کتاب حاضر جو آپکے ہاتھوں میں ہے.

(۲) صحیفہ ثانیہ سجادیہ جسکو بزرگ ترین شیعہ عالم شیخ محمد حسین حر عاملی (لبنان

کے رہنے والے عالم دین متوفی ۱۱۰۴ھ قمری) نے تالیف وترتیب فرمائی.

(۳) صحیفہ ثالثہ سجادیہ جسکو اصفہان (ایران) کے رہنے والے عالم دین میرزا عبداللہ اصفہانی (متوفی ۱۱۳۷ھ) قمری نے تالیف وترتیب فرمائی.

(۴) صحیفہ رابعہ سجادیہ جسکے ترتیب دینے والے شیعوں کے مشہور عالم دین محدث بزرگوار حاج مرزا حسین نوری (متوفی ۱۲۲۰ھ) قمری ہیں.

(۵) صحیفہ سادسہ سجادیہ جسکے ترتیب دینے والے بزرگ عالم دین شیخ محمد صالح ابن مرزا افضل اللہ مازندرانی ہیں.

(۶) رسالہ حقوق کو محدث بزرگوار شیخ صدوق نے معتبر سندوں کے ساتھ اپنی کتاب خصال میں نقل فرمایا ہے اور علی ابن حسین شعبہ حیرانی اپنی کتاب گران سنگ تحف العقول میں مکمل طور پر اس کتاب کو نقل کیا ہے.

(۷) امام زین العابدینؑ سے تفسیری روایات بھی موجود ہیں جو حدیث کی کتابوں میں اور تفسیر کی شرحوں میں قرآن مجید کی علماء ودانشمندوں کے ذریعہ سے نقل ہوئی ہے.

صحیفہ سجادیہ

صحیفہ سجادیہ گرانقدر مجموعہ مناجات کا جو دل کی آہوں سے ایک بندہ خالص و کامل و امام معصوم کی زبان سے جاری ہوے ہیں. صحیفہ سجادیہ چھٹی صدی ھجری قمری میں پہلی مرتبہ سید نجم الدین بہاء الشرف علوی کہ جو جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں کے ذریعہ روایت ہوئی ہے. صحیفہ سجادیہ جسمیں اکسٹھ باب (فصل) دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے جو متوکل ہارون بلخی اس حدیث صحیفہ سجادیہ کو روایت کرتے ہیں گیارہ باب اسمیں سے کم ہو گئے ہیں جسمیں ۶۴ دعائیں باقی رہ گئی ہیں لیکن اب فی الحال چوّن دعائیں باقی ہیں جو شاید متوکل بن ہارون کے بعد دس باب کم ہو گئے. البتہ ملحقات بھی اسمیں ہیں جو مناجات کے نام سے ہیں. مناجات خمس عشر جسکا ذکر علامہ مجلسی نے اپنی عظیم کتاب بحار میں کیا ہے. صحیفہ سجادیہ شیعہ زیدیوں سے بھی نقل ہوئی ہے اور بعض دعائیں علماء اہل سنت محدثین سنی جیسے ابن ندیم نے اپنے تذکرہ میں نقل کیا ہے.

حضرت داؤداور امام سجاد علیہ السلام.

صحیفہ سجادیہ کہ جو حقیقت میں زبور آل محمد کے نام سے یاد کی جاتی ہے رقت کے لحاظ سے زبور داؤد کی یاد تازہ کرتی ہے بلکہ اس سے بہتر دونوں کتابوں کے مالک بارگاہ الہیٰ میں تضرع وزاری کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مشابہ تھے. حضرت داؤد علیہ السلام خدا کی بندگی واطاعت میں ایسے غرق تھے کہ شبوں میں عبادت خدا میں مصروف رہتے اور اپنی آدھی عمر روزہ رکھنے میں گذار دی. حضرت داؤدؑ کی گریہ کرنے کے سلسلے میں عجیب داستان نقل ہوئی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے گریہ کرنے سے گھاس اور جنگلی سبز پودے کھڑے ہو جاتے تھے.

حضرت محمد سے روایت نقل ہوئی ہے کہ حضرت داؤدؑ کے گریہ کرنے سے ان کی آنکھوں کے نیچے جیسے دو نہریں جاری ہوں اگر ان دونوں بزرگوں کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں دونوں کی زندگی بہت ہی زیادہ مشابہت رکھتی ہے.

امام سجاد علیہ السلام کی مناجات طولانی سجدے خوف خدا میں روزوں کا رکھنا یتیموں کی مدد کرنا یہ سب چیزیں حضرت داؤدؑ سے مشابہت رکھتی ہیں.

صحیفہ سجادیہ اور دینی معرفت.

صحیفہ سجادیہ قرآن کریم سے بہت ہی قریبی ارتباط رکھتا ہے قرآن کی بہت سی آیات کی تفسیر و توضیح اس کتاب میں بیان ہوئی ہے. قرآن کریم کے اقتباسات صحیفہ سجادیہ میں کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جو خود مستقل قرآن کریم سے متعلق ہے مثلاً ختم قرآن پر دعاء یعنی دعائے ختم قرآن جو بڑی جامعیت رکھتی ہے.

قرآن اور معرفت قرآن کے بارے میں.

صحیفہ سجادیہ مسلمانوں کے درمیان خصوصاً شیعوں کے نزدیک بڑی اہمیت و عظمت کی حامل ہے. اس کتاب کے سلسلے میں اور اس کی اہمیت و عظمت پر علماء اسلام نے بہت کچھ لکھا ہے. اب تک کئی زبانوں میں ترجمہ و زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے.

امام سجادؑ نے اس کتاب کو تزکیہ نفس اخلاقی بلندی اور انسانوں کے ہوشیار و بیدار رہنے کیلئے تحفہ دیا ہے.

صحیفہ سجادیہ کے اسناد

صحیفہ سجادیہ کے اسناد شیعوں کے نزدیک ثابت ہیں کہ یہ کتاب امام زین العابدینؑ کی ہے. علماء اسلام کے درمیان خود صحیفہ سجادیہ کا وجود اور اس پر عمل کرنا بڑی

بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب امام سجادؑ کی ہے. اور سب سے بڑی سند یہ ہے کہ امام باقرؑ شیعوں کے پانچویں امامؑ اور آپ کے بھائی جناب زید ابن علیؑ سے یہ کتاب نقل ہوئی ہے.

صحیفہ سجادیہ کے کاتب جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ کے حالات زندگی.

۶۶ یا ۶۷ ھ ہجری قمری میں پاک دامن مادر بزرگوار بنام حورایا غزالہ کے یہاں مدینہ منورہ میں متولد ہوئے جبکہ امام باقرؑ ۵۷ ھ ہجری قمری میں پیدا ہوئے. جناب زید امام باقرؑ سے تقریباً گیارہ سال چھوٹے تھے. پیغمبر اکرمؐ اور ائمہؑ نے مختلف تعبیرات سے آپکی بلندی وعظمت کا اظہار فرمایا ہے. امام حسینؑ سے نقل ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ ایک دن رسول خدا نے اپنے ہاتھوں کو میری پیٹھ پر رکھا اور فرمایا اے حسین! تمھاری صلب سے وہ شخص آئے گا کہ جسکا نام زید ہے اور وہ شہید ہوگا قیامت کے دن وہ اور اس کے ساتھی لوں گوں کے شانوں پر قدم رکھیں گے اور بہشت میں جائیں گے. جس وقت جناب زید کی شہادت کی خبر امام صادقؑ کو دی گئی امامؑ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون. برحق میرے چچا زید خدا کے نیک بندے تھے زید میرے چچا دنیا وآخرت میں ہمارے لئے ایک شخصیت تھے. خدا کی قسم میرے چچا زید کی مثال ان شہداء کی ہے جو پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ امام حسنؑ امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے.

حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے: زید علماء آل محمد میں سے ہیں. خداوند

متعال کی خوشنودی کیلیئے دشمن سے دشمنی کی اور خدا کے دشمنوں سے جہاد کیا. جناب زید نے اموی خلفاء کے جور وظلم کے خلاف قیام خونی وعظیم جہاد کیا. اور ایسی جنگ کہ ایک طرف کثرت لشکر ہے اور آپکی طرف معدود چند لوگ گویا نا برابری کی جنگ ہے. ۱۲۲ ہجری قمری میں کوفہ میں شہید ہوئے شہادت کے موقع پر آپکی عمر پچپیس سال کی تھی. اہل بیتؑ کے دشمنوں نے آپکے سر کو بدن سے جدا کیا اور آپکے بدن مبارک کو کوفہ کے میدان میں سولی پر چڑھا دیا.

ایک سال بعد آپکے بدن مبارک کو جلا دیا. آج اس جگہ کہ جہاں آپ کو سولی چڑھائی گئی اور آپ کے بدن کو جلایا گیا ایک عظیم الشان بارگاہ بنی ہوئی ہے جو کوفہ ونجف سے چھ فرسخ کے فاصلہ پر ہے اور قریہ کفل کے نام سے مشہور ہے. اہل بیت کے چاہنے والوں کی زیارتگاہ خاندان نبوت کے عاشقوں کا ایک ہجوم رہتا ہے.

وہاں دو نسخے اس صحیفہ سجادیہ کے بہترین اور قدیم ترین نسخے ہیں. ایک وہ نسخہ جو کہ امام باقرؑ کے دست مبارک سے لکھا گیا ہے جو امام صادقؑ کے پاس محفوظ تھا اور احتمال ہیکہ دوسری میراث امامت کی طرح یہ میراث بھی امام زمانؑ کے پاس ہو.

دوسرا نسخہ جناب زید بن علیؑ کے ہاتھ لکھا ہوا اور یہ دونوں نسخے جیسا کہ نقل ہوا ہے اس وقت روم میں حکومت کے کتاب خانہ میں موجود اور مخصوص کمرے میں محفوظ ہے. کسی کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے.

صحیفہ سجادیہ کے حامل وناقل جناب یحیی بن زید کے حالات زندگی.

حضرت یحیی جناب زید کے پہلے بیٹے ۱۰۷ ہجری میں پیدا ہوئے. آپ کا شمار بھی اپنے والد بزرگوار کی طرح اسلام کے بزرگ ترین علماء وزاہدوں و مجاہدوں میں ہوتا تھا.وہ اپنے والد کے ناصروں میں تھے.اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد بنی امیہ کے ظالم حکمرانوں کے خلاف قیام فرمایا اور شہروں سے ہجرت پر ہجرت کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اپنے ستر ساتھیوں کے ہمراہ خلیفہ وقت کے سپاہیوں سے جنگ کی بہت لوگوں کو قتل کیا کامیابی حاصل کی حضرت یحیی اور آپکے ساتھی ہرات آئے اور وہاں سے گنبد کاوس (ایران کا شہر ہے) آئے اور وہاں کے لوگوں سے مدد طلب کی آخر کار نصر حاکم خراسان،شام اور اسکے اطراف سے اسیّ ہزار سپاہی لیکر حضرت یحیی کے قیام کو کچلنے کیلئے ارغوی نام کے علاقہ میں داخل ہوا تین روز وشب کی جنگ کے بعد جناب یحیی اور آپکے ساتھی ۱۲۵ ہجری میں شہید ہوئے.جناب یحیی شہادت کے موقعہ پر اٹھارہ سال کے تھے.جناب یحیی کے سر مبارک کو بدن سے جدا کر کے خلیفہ کے پاس بھیج دیا گیا اور آپکے بدن مبارک کو سولی پر چڑھایا گیا اور مدتوں آپکا بدن مبارک سولی پر لٹکا رہا یہاں تک کہ ابو مسلم نے قیام کیا اور آپکے جسدؔ کو سولی پر سے اتارا اور وہیں دفن کیا.اس موقعہ پر جناب یحیی کے لئے خراسان اور اطراف کے علاقوں میں سوگواری وعزاداری ایک ہفتہ تک کی گئی.اس سال تمام پیدا ہونے والے بچوں کا نام صوبہء خراسان میں یحیی رکھا گیا.اس وقت جناب یحیی کی قبر زیارتگاہ دوستداران آل محمدؐ ہے.

راوی صحیفہ متوکل ہارون بلخی.

متوکل ہارون صحیفہ سجادیہ کے راوی کہتے ہیں مکہ سے نکلنے کا ارادہ رکھتے تھے کہ میں نے دیکھا یحیی ابن زید اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد جناب زید بن علیؑ کی شہادت کے بعد خراسان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں جناب یحیی نے مجھ سے سوال کیا کہاں سے آرہے ہو میں نے عرض کیا مکہ و مدینہ سے فرمایا میرے چچازاد بھائی امام جعفر صادقؑ کی خبر رکھتے ہو میں نے عرض کیا ہاں فرمایا میرے بارے میں کچھ کہا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں میں نہیں چاہتا عرض کروں جو حضرت سے سنا ہے. فرمایا مجھکو موت سے ڈراتے ہو جو کچھ سنا ہے مجھ سے کہو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ آپ کو شہید کر دیں گے اور اسکے بعد سولی پر چڑھائیں گے

جیسا کہ آپکے والد بزرگ وار کو شہید کیا متوکل کہتے ہیں کہ اس کے بعد میرے اور جناب یحیی کے درمیان زیادہ گفتگو ہوئی متوکل ہارون و جناب یحیی ابن زید کی مکمل طور پر گفتگو صحیفہ سجادیہ کے اکثر ترجموں اور شرحوں میں بطور سند موجود ہے. ان کتابوں کی طرف مراجعہ کر سکتے ہیں. پھر جناب یحیی نے فوراً بقچہ کھولا اور اس صحیفہ کو جو تالے میں بند تھا نکالا اس پر مہر لگی ہوئی تھی تالا کھولا اور مہر کو توڑا صحیفہ کھولا اپنی آنکھوں سے لگایا اپنی صورت پر مس کیا چوما اور فرمایا اے متوکل خدا کی قسم اگر

میرے چچا کے بیٹے یعنی امام جعفر صادقؑ کی گفتگو میرے بارے میں نہ ہوتی (یعنی میرے قتل ہونے کے بارے میں) تو ہرگز میں اس صحیفہ کو تم کو نہ دیتا میں جانتا ہوں کہ ان کی باتیں سچ ہیں اور ہمارے آباء بزرگوار کے ذریعہ ان تک یہ باتیں پہونچی ہیں. جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہ سچ ہو کر رہے گا میں نہیں چاہتا ایسا علم بنی امیہ کے ہاتھوں پہنچ جائے بس تم اس صحیفہ کو لو اور مجھکو اس بات سے مطمئن و بے فکر کردو کہ یہ تمہارے ہاتھوں میں محفوظ ہے اور منتظر رہو کہ خدا کا حکم میرے بارے میں آ پہنچے اور یہ صحیفہ تمہارے پاس امانت رہے میرے چچازاد بھائیوں ابراھیم و محمد تک پہنچادو متوکل کہتے ہیں کہ صحیفہ کو میں نے لیا اور جب جناب یحیی ابن زید شہید ہو گئے. میں مدینہ منورہ میں امام صادقؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور یحیی کی خبر شہادت آنحضرت تک پہونچائی حضرت نے گریہ فرمایا اور فرمایا خدا میرے چچا کے لڑکے یحیی پر رحمت کرے متوکل کہتے ہیں امام صادقؑ نے صحیفہ کے بارے میں پوچھا جو یحیی ابن زید کے پاس تھا میں نے صحیفہ کو امام کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے اپنے بیٹے اسمٰعیل سے کہا جاؤ صحیفہ لے آؤ جناب اسمٰعل صحیفہ لے آئے حضرت نے اسکو کھولا اور بوسہ دیا اور فرمایا یہ صحیفہ میرے والد ماجد امام باقرؑ کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے اور میرے جد امام زین العابدینؑ نے املا فرمایا ہے جو میرے پاس موجود ہے. میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے صحیفہ اور یحیی کے صحیفہ کا مقابلا کروں حضرت نے اجازت فرمائی میں نے دونوں کو دیکھا دونوں ایک تھے. اس

وقت ایک نسخہ جو جناب زید بن علیؑ کا ہے، واٹیکن کے کتابخانہ میں موجود ہے اور محفوظ کمرے میں اسکی نگہداری وحفاظت ہورہی ہے. کسی کو اجازت نہیں ہے کہ اس نسخہ کو کتابخانہ سے اٹھالے.

اور دوسرا نسخہ امام زمان حضرت ولی عصر عجل اللہ کے پاس ہے جو امام باقرؑ کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے جو امامت کی میراث ہے اور امام زمانؑ کے پاس موجود ہے.

صحیفہ سجادیہ کی عظمت واہمیت.

صحیفہ سجادیہ حقیقت میں قرآن کی عکاسی کرتا ہے اور اسلام محمدی کے سر سبز وشاداب درخت کا پھول ہے. صحیفہ سجادیہ عشق ومعرفت الٰہی کا صاف وشفاف پانی ہے جو کوثر معرفت قرآن اور عترت سے الٰہی تجلیوں کا مظہر ہے.

صحیفہ سجادیہ ملکوت اعلیٰ کی پرنشاط آواز مملکت معنٰی واعتبار میں ربانی سروں کی دلنواز دھن ہے جو تین امام معصوم سے املا ہوئی ہے. صحیفہ سجادیہ سجدہ کرنے والوں کی بلند پرواز وروح پرور جلوہ گری کرتی ہے عبادت کرنے والوں کی زینت عارفوں کو سکون واطمنان قلب عطا کرنے والی بارگاہ الٰہی میں فنا ہونے وشیدائیوں کی زمرے میں رہ کر عاشق وشیفتہ الٰہی ہوجائے جو امام رات ودن میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ذات الٰہی میں اپنے کوممزوج کرلیا تھا صحیفہ سجادیہ ہر زمانے والوں کیلئے معرفت کا بیکران دریا ہے سیدھے راستے کا پتہ دینے والا نیکی کی طرف ہدایت کر نے والا تاریکیوں سے باہر نکالنے والا یا یوں کہیئے کہ ایک ایسی کتاب ہے انسانی

راہوں پر گامزن کرنے والی اور داخلی وبیرونی شیطانوں سے محفوظ رکھنے والی ہو سرانیوں وسرکشی سے نجات دینے والی.

رسالہ حقوق امام زین العابدین علیہ السلام.

حضرت کے اس صحیفہ میں انسانی اور اخلاقی حقوق کے بارے میں وضاحت کی گئی ہیکہ جو ایک انفرادی حیثیت رکھتی ہے. محدث بزرگوار شیخ صدوقؒ نے اپنی عظیم کتاب خصال میں معتبر سند سے اسکو نقل کیا ہے اور علی بن حسین شعبہ حیرانی نے اپنی کتاب تحف العقول میں بطور کامل اسکا ذکر کیا ہے. اس رسالہ میں ایک مقدمہ اور پچاس اخلاق کے موضوع پر (کہ خدا کا حق انسانوں پر کیا ہے اور اعضاء و جوارح کے کیا حقوق ہیں. عزیزوں کے حقوق کیا ہیں ان میں سے ہر ایک کے حقوق خود مستقل ایک فوقیت وحیثیت رکھتے ہیں) کہ حضرت امام زین العابدین نے وضاحت فرمائی اور آپکی زبان مبارک سے جاری ہوئے ہیں. اس کتاب کا مطالعہ اس حیثیت سے کہ خداوند عالم نے انسانوں کے حقوق ایک دوسرے پر لازم قرار دئے ہیں اور خود خداوند عالم کا حق انسانوں پر کیا ہے بہت ہی مفید ثابت ہوگا. جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے جو اخلاقی حیثیت سے تحول ایجاد کرنے والی ہے. انسان کے درونی حالات پر بہت ہی اہمیت رکھتی ہے لہذا ہمارے اس ادارے نے دنیا کی رائج زبانوں میں ترجمہ کا بیڑا اٹھا رکھا ہے. انشاءاللہ عنقریب ان زبانوں میں کتابوں کے ترجمہ پیش کئے جائیں گے.

رسالہ حقوق امام سجاد علیہ السلام.

خداوند عالم تم پر رحمت کرے کہ وہ تم پر حق رکھتا ہے کہ تم کہیں بھی ہو متحرک ہو بیٹھے ہوئے ہو خدا کا لطف و کرم تم پر احاطہ کئے ہوئے ہے. چاہے جسم و جسمانیت کے ساتھ چلو پھرو یا مشینی وسائل سے متعلق ہو.

بعض حقوق بعض پر برتری رکھتے ہیں.

سب سے بڑا حق خدا کا یہی ہے کہ اس نے تم پر کچھ احکام واجب قرار دئے کہ وہ حقوق واجب تمام حقوق کے لئے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں سب حقوق اسی سے اخذ ہوتے ہیں. اس نے واجب کیا ہے کہ تمھارے اعضاء و جوارح تم پر حق رکھتے ہیں. تمھاری آنکھیں تم پر حق رکھتی ہیں. کان تمھارے او پر حق رکھتا ہے زبان تم پر حق رکھتی ہے تمھارے ہاتھ پاؤں تم پر حق رکھتے ہیں. تمھارا پیٹ تمھاری نسل کے برقرار رکھنے کے اعضاء و جوارح تم پر حق رکھتے ہیں. یہ تمھارے سات اعضاء ہیکہ تم ان سے کام لیتے ہو اسکے بعد خداوند عالم نے تمھارے ہر کام کے لئے تم پر حق واجب قرار دیا نماز تم پر حق رکھتی ہے. تمھارے روزے تمھاری زکوۃ تمھاری قربانی تمھارے امور تم پر حق رکھتے ہیں.

اس کے بعد حق کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اور دوسروں پر پہونچتا ہے کہ وہ تم پر حق رکھتے ہیں. ان تمام حقوق میں واجب ترین و اہم ترین حق تمھارے امام کا حق ہے

پھر لوگوں کے حقوق عزیزوں کے حقوق یہ سب ایسے حقوق ہیں کہ ان سے حقوق ظاہر ہوتے ہیں.تمھارے پیشواؤں کے حقوق تم پر تین طرح کے ہیں .سب سے اہم اور واجب حق یہ ہیکہ ان کی رہبری،تمھارے امور کی تدبیر ان کے ہاتھوں میں ہے .اس کے بعد تمھارے استاد کا حق پھر تمھارے مالک کا حق کہ جس کی اطاعت تم پر واجب ہے.اپنے سے کمتر کے حقوق بھی تین طرح کے ہیں.اپنے سے کمتر پر حکومت کرنا ایک حق ہے کہ جس طرح سے اس کے حقوق ادا ہو جائیں.شاگرد کا حق اسلئے کہ نادان اور عقلمند دونوں کی سر پرستی تم پر واجب ہے.تمھاری بیوی ،غلام ،عزیزوں کے حقوق کہ تمھاری سر پرستی وتکفل میں ہیں بہت زیادہ ہیں.عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحم کرنا یہ سب حقوق ہیں تمھارے اوپر اوران میں سب سے زیادہ اہم و واجب حق تمھاری ماں کا ہے پھر باپ پھر تمھاری اولاد اسکے بعد تمھارے بھائی اسکے بعد جو اعزہ نزدیک تر ہیں سب کے حقوق ہوتے ہیں تمھارے اوپر پھر آزاد کرنیوالے کا حق تمھاری رزق وروزی فراہم کرنے والے کا حق پھر انکے حقوق کہ جن کو تم نے آزاد کیا ہے انکے ولی نعمت ہو پھر انکا حق کہ جس نے تم پر احسان کیا ہے پھر اسکا حق کہ جس نے تمھاری نماز کے لئے اذان کہی ہے.تمھارے امام جماعت کا حق تم پر پھر تمھارے پڑوس میں بیٹھنے والے کا حق پھر تمھارے ہمسایہ کا حق تمھارے کاموں میں شریک کا حق پھر تمھارے مال کا حق کیا ہے کہ اسکو کیسے خرچ کرو پھر تمھارے قرضدار کا حق کیا ہے کہ اس پر سختی نہ کرو اسکا حق کہ جس

کے تم قرضدار ہو پھر تمھارے ساتھ رہنے والے کا حق کیا ہے پھر تمھارے ساتھ اسکا حق کہ جو تم پر دعویدار ہے پھر اسکا حق کہ تم اسپر دعویدار ہو پھر اسکا حق کہ جو تم سے مشورہ کرے کیسے مشورہ دو تا کہ نقصان نہ پہونچے اسکو پھر اسکا حق کہ تم اس سے مشورہ کرتے ہو پھر اسکا حق جو تمھارا خیر خواہ ہے. پھر تمھارے بڑے بزرگ کا حق تم پر پھر تمھارے چھوٹے کا حق تم پر پھر تم سے سوال کرنے کا حق تم پر کیا ہے. پھر اسکا حق تم پر کیا ہے کہ تم اس سے سوال کرتے ہو کسی چیز کا. پھر اسکا حق کہ تمھارے ساتھ اس نے برائی کی ہے گفتار سے یا کردار سے یا تمھارے خلاف خوشی منائی گفتار سے یا کردار سے جان بوجھ کر یا بھولے سے. پھر ان لوگوں کا حق کہ جو تمھارے ہم صنف ہیں. پھر کافر ذمی کا حق تمھارے اوپر (کافر ذمی وہ غیر مسلمان کہ جو اسلامی حکومت میں زندگی بسر کر رہا ہو اور اسکی حفاظت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہو جب تک کہ وہ مملکت میں رہ کر حکومت اسلامی کے خلاف کوئی کام انجام نہ دے). پھر وہ حقوق کہ جو زمانے کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ پیش آئیں. خوشا بحال اس شخص کا جسکو خدا کی تائید حاصل ہے تا کہ جو حق اس پر واجب ہے اسکو ادا کرے اور توفیق دے اس کو کہ اسکی حفاظت کرے.

۱۔خدائے مہربان کا حق.

تمہارے اوپر سب سے بڑا حق خدا کا یہ ہے کہ اسکی عبادت و بندگی کرو کسی کو اسکا شریک نہ قرار دو جب تم خلوص کے ساتھ ایسا کروگے یعنی خالص خدا کی اطاعت میں سب کام انجام دوگے تو خداوند عالم نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ تمہارے دنیا و آخرت کے کاموں کو پورا کریگا.

۲۔خود تمھارا حق تمھارے اوپر.

خود تمھارا حق تمھارے اوپر یہ ہے کہ مکمل طور پر خدا کی اطاعت میں رہو زبان سے اسکا حق ادا کرو اپنے کانوں سے اپنی آنکھوں سے اپنے ہاتھوں سے پیروں سے اسکی اطاعت میں گئے ہو اسکی نافرمانی نہ ہونے پائے اپنے شکم کے حق کو پورا کرو کہ حرام غذا نہ پہونچے اپنی شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھو اور ان سب کاموں میں خدا سے مدد طلب کرو.

۳۔زبان کا کیا حق ہے.

زبان کا حق یہ ہے کہ تم اسکو گالیوں سے محفوظ رکھو. اچھی باتوں کو زبان پر جاری کرنے کی عادت ڈالو اسکو تادیب کرو کہ موقع پر بولے اور اچھی بات، کام کی بات زبان پر جاری ہو. اس سے وہی بات جاری ہو جو دین اور دنیا میں مفید ہو، وہ بیجا و بیہودہ باتیں کہ جن کے نقصان وضرر سے امان نہیں اور اسی طرح بے فائدہ باتوں سے زبان کو محفوظ رکھو کیونکہ زبان سے بھی گواہی ہوگی اسکو رد نہیں کیا جائیگا ہر جنبش

وتوانائی اسکے اختیار میں ہے.

۴۔ کان کا حق.

کان کا حق یہ ہیکہ اسکو بری باتوں کے سننے سے محفوظ رکھو تمھارے دل کی پیروی نہ کرے مگر نیکی کی طرف کہ تمھارے دل کو نیکی حاصل ہو یا اچھا اخلاق نصیب ہو کیوں کہ کان ہی دل کا دروازہ ہے. ہر اچھائی یا برائی کو دل تک پہونچاتا ہے. ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۵۔ آنکھوں کا حق.

تمھاری آنکھوں کا حق یہ ہیکہ جو جائز نہیں ہے اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھو مگر یہ کہ عبرت حاصل ہو تمھاری آنکھیں کھل جائیں یا ایسا علم حاصل ہو کہ جس سے فائدہ پہونچے کیونکہ آنکھ عبرت کا ذریعہ ہے.

۶۔ پیروں کا حق.

تمھارے دونوں پیروں کا حق یہ یہکہ جہاں جانا جائز نہ ہو وہاں نہ جاؤ ان پیروں کو اس راستے پر نہ لیجاؤ جہاں جانا ان کیلئے سبک اور ہلکا ہو کیوں کہ وہ پیر تم کو اپنے اوپر لے چلتے ہیں تم کو دین کی راہ پر لے چلتے ہیں اور آگے بڑھاتے ہیں. ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۷۔ ہاتھوں کا حق.

تمھارے ہاتھوں کا حق تم پر یہ ہیکہ ان ہاتھوں کو نا جائز کاموں میں دراز نہ کرو تا کہ دست درازی کی وجہ سے آخرت میں خدا کے عذاب اور دنیا میں لوگوں کی سرزنش سے خود کو محفوظ نہ رکھ سکو. اور جن کاموں کے لئے خداوند عالم نے کہا ہے اس پر عمل کرو. ہاتھوں کا احترام اس طرح کرو کہ انھیں حرام کام اور اسیطرح وہ کام جو اس پر واجب نھیں ان میں استعمال نہ کرو. پس اگر تمھارے ہاتھ اس دنیا میں حرام سے محفوظ رہے اور اپنے کو شرافت کے دائرہ میں رکھا یا عقل اور شرافت کے کاموں میں لگایا تو آخرت میں بہت ثواب ملے گا.

۸۔ پیٹ کا حق.

تمھارے پیٹ کا حق یہ ہیکہ اسکو کم یا زیادہ حرام سے نہ بھرو اور حلال سے بھی اتنا ہی بھرو کہ جتنی ضرورت ہو نہ کہ حد سے زیادہ کیونکہ شکم سیری پیٹ میں تکلیف اور سستی کا باعث ہے اور یہ (سستی) اچھے کاموں کے انجام دینے سے روک دے گی، اور وہ پانی یا شربت کہ جو پینے والے کو سست کر دے نادانی اور ہلکا پن بے مروتی کا سبب ہے.

۹۔شرمگاہ کا حق.

شرمگاہ کا حق یہ ہیکہ اسکو حرام (زنا) سے محفوظ رکھو، نامحرم سے چشم پوشی کرنے میں اس سے مدد حاصل کرو کیونکہ یہ اس راہ میں بہترین مددگار ہے. زیادہ سے زیادہ موت کو یاد کرو خدا کے خوف سے خود کو حرام سے محفوظ رکھو اور خدا کی ہی مدد سے انسان گناہوں سے محفوظ رہ سکتا ہے.

بندگی کے حقوق

۱۰۔نماز کا حق.

تم جان لو کہ نماز کا حق تم پر یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے تم کو خدا کی بارگاہ میں اذن دخول ملتا ہے. تم نماز میں خدا کے سامنے حاضر ہو اور جب اس عقیدہ اور ایمان سے تم نماز پڑھو گے تو شائستہ اور بہتر ہے کہ تم ایک ذلیل بندے کی طرح سے نماز میں کھڑے رہو خوفزدہ امیدوار گریہ وزاری کرتے ہوئے اور جب تم سمجھو گے کہ خدا کے سامنے کھڑے ہو آرام وخضوع وخشوع کے ساتھ تمہارے اعضاء خدا کی با عظمت بارگاہ میں ہوں گے اسوقت خلوص دل سے خدا سے راز ونیاز کر سکتے ہو اسوقت خداوند اعلم اسکی گردن کو جو گناہوں سے جھکی ہوئی ہے اور تباہی کے راستہ پر پہونچ چکی ہے آزاد کر دیگا. ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۱۔ روزے کا حق.

روزے کا حق یہ ہے کہ خداوند عالم نے روزہ واجب کر کے تم پر احسان کیا ہے تا کہ تمہاری زبان تمہارے کان تمہاری آنکھیں تمہاری شرمگاہ تمہارا پیٹ ہر گناہ سے محفوظ رہیں. اور تم جہنم کی آگ سے محفوظ رہو. حدیث معصومؑ ہے کہ روزہ جہنم کی سپر ہے اگر تمھارے اعضاء وجوارح پرسکون ہیں گناہوں سے تو سمجھ لو کہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گئے اور اگر گناہوں میں آلودہ ہو گئے نگاہ شہوت آمیز یا ایک نا محرم کو دیکھنے میں لگ گئے تو اس وقت تمہارا روزہ بھی سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں رہا اور جہنم کی آگ تمہارا انتظار کر رہی ہے. ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۲۔ صدقہ کا حق.

جان لو کہ صدقہ خدا کی بارگاہ میں تمھارا نیک بیلینس ہے اور امانت کے طور پر محفوظ ہے. جسکو گواہی کی ضرورت نہیں ہے اور

جب اس عقیدہ پر صدقہ دو گے تو خاموشی اور چھپا کے صدقہ دو گے. بجائے اس کہ آشکار صدقہ دو اور تمھارے لئے یہ سزاوار ہیکہ خدا کی بارگاہ میں چھپا کے صدقہ دو اور یہ راز تمھارے اور خدا کے درمیان رہے. ہر حال میں جو کچھ بھی کھانا پینا لباس پیسہ صدقہ خیرات براہ خدا کرو گے کانوں سے آنکھوں سے حمایت وتائید نہیں چاہو گے. اسلئے کہ ان پر اعتماد رکھتے ہو نہ یہ کہ خیرات کرنے میں خدا پر اعتماد نہیں رکھتے ہو پھر اسکے بعد کسی پر احسان مت جتاؤ کیوں کہ وہ خود تمھارے ہی لئے ہے

اور اگر احسان جتاؤ گے تو امان میں نہیں رہو گے ایک دن اسی شخص کے احسان مند ہو جاؤ گے کہ جس پر احسان کیا ہے کیوں کہ یہ دلیل ہے کہ تم نے اپنے لئے نہیں کیا تھا اگر اپنے لئے کیا ہوتا تو کسی پر احسان نہ جتاتے. ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۳۔ حق قربانی.

قربانی کا حق یہ کہ خالص خدا کیلئے ہو صرف اور صرف اسکے رحم و کرم اور اسکی بارگاہ میں قبولیت کے لئے ہو لوگوں کے دکھانے کیلئے نہ ہو اگر یہ باتیں تم میں نہ پائی جائیں تو تم خود فروش اور ریا کار نہیں ہو. خالص خدا کیلئے تم نے انجام دیا. جان لو کہ جو کام آسان ہو وہ خدا سے چاہو نہ کہ جو مشکل ہو جیسا کہ خداوند عالم نے بھی اپنے بندوں سے تکلیف مالا یطاق نہیں چاہا ہے اس طرح سے تواضع اور انکساری تمھارے لئے بہتر ہیکہ خود نمائی اور اپنا بڑا اپن ظاہر کرو. جو اپنے کو ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ انہیں بڑا سمجھیں یہ اپنے کو بیچے ہوئے ہیں اسراف بیجا کرتے ہیں لیکن تواضع اور انکساری و درویش صفتی نہ کوئی خرچ رکھتی ہے اور نہ ہی رنج و غم میں مبتلا ہو گا کہ آج یہ چاہئے آج یہ ہونا چاہئے یہ سب کچھ نہیں کیوں کہ یہی سادہ زندگی انسانی خلقت کا تقاضا ہے. ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۴۔ پیشواؤں کا حق.

حکومت کے سربراہ کا حق.

حکومت کے سر براہ کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اسکے لئے سبب بنے ہو امتحان وآزمائش کا اور وہ تمہاری قید میں ہے کہ خدا نے تم کو یہ فیض عطا کیا ہے تمہیں چاہیئے کہ تم اسکے خیر خواہ و ہمدرد رہو اس سے مقابلہ نہ کرو کیوں کہ وہ تم پر حاوی ہے اور اپنی اور اسکی ہلاکت کا سبب ہو جاؤ اور ذلیل ہو جاؤ انکساری سے اس سے پیش آؤ تا کہ اسکی خوشنودی حاصل رہے اور تمھیں نقصان نہ پہنچا سکے تمھارے دینی و مذہبی کاموں میں رکاوٹ نہ آنے پائے اسمیں خدا سے مدد طلب کرو جنگ و جدال نہ کرو اس لئے کہ اگر ایسا کرو گے تو اپنے لئے اور اسکے لئے تم نے شکران نعمت نہیں کیا اور اپنے کو زحمت میں ڈال لیا اور اپنی وجہ سے اسکو بھی زحمت میں ڈال دیا تمھارے لئے سزا وار ہیکہ تم اسکے مددگار سمجھے جاؤ اپنا نقصان اٹھالو مگر اسکے شریک کار رہو وہ جو بھی تمھارے ساتھ کرے. ولاقوۃ الا باللہ.

۱۵۔ استاد کا حق.

تمہارے روحانی باپ کا حق تم پر یہ ہے کہ تم نشست میں اپنے استاد کا ادب و احترام کرو. اسکی باتوں کو غور سے سنو. اپنا دھیان اسکی طرف رکھو اسکی طرف توجہ رکھو. اپنی نظروں کو اسکی طرف رکھو اور استاد جو کچھ تم کو سکھائے تم اسکو نادانوں تک پہونچاؤ جو نہیں جانتے ہیں یہ تمھارا فرض ہے کہ اچھی طرح سے اپنے فرائض کو انجام دو. اسکے انجام دینے میں خیانت نہ کرو اچھی طرح سے اسکے پیغام کو لوگوں تک پہونچاؤ. ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۶۔ مالک کے حقوق.

مالک کا حق تمھارے اوپر ویسا ہی ہے کہ جیسے ملک کے سربراہ کا حق تم پر ہے. مگر یہ کہ مالک زیادہ حق رکھتا ہے. مالک کی اطاعت ہر حالت میں تم پر ضروری ہے مگر یہ کہ خدا کی نافرمانی میں مالک کی اطاعت نہ کرو تم کو خدا سے دور کر دیگا یہ خدا اور تمھارے درمیان اور حکومت کے حقوق کے درمیان فاصلہ ہو جائے گا. اور جب خدا کے حق کو ادا کر دو گے تو مالک کا حق ہے اسکی فرمابرداری کرو. ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۷۔لوگوں کا حق.

تمھارے اوپر لوگوں کا حق یہ ہے کہ تم نے لوگوں کی طاقت کو اپنی فرمابرداری میں لگایا ہے.تم حکومت کررہے ہوتو کیا سزاوار ہے کہ تمھارے لئے کہ جن لوگوں کی کمزوری نے تم کوان سے بے نیاز رکھا ہے اور تمھارے حکم کوان پر فوقیت دی کہ تمھارے مقابلے میں اپنی طاقت اور عزت کے استعمال کا حق نہیں رکھتا.اور اسکی نگاہ میں تمھاری طرف سے بعض چیزیں اسکو گوارالگیں مگر یہ کہ وہ خدا سے صبر کی مدد مانگے اور یہ کتنا تمھارے لئے شائستہ ہیکہ جب تمھیں معلوم ہے کہ خدا نے تمھیں کتنی عزت دی ہے.ان لوگوں کی طاقت وقوت سے ان کی کثرت سے خدا نے جن لوگوں کو تمھارا حامی و مددگار بنایا ہے ان پر تم کو برتری دی ہے خدا کا شکرادا کرواور جو بھی خدا کی دی ہوئی نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے خدا اسکو زیادہ دیتا ہے. ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۱۸۔اپنے ماتحت وشاگرد کا حق.

تمھارے سے کم علم والے اور شاگرد کا حق یہ ہے کہ خدا نے جو علم تم کو دیا ہے اور حکمت کا خزانہ تمھارے سپرد کیا ہے کہ تم کو شاگردوں کا سرپرست قرار دیا اگراس سرپرستی میں اچھا و بہتر کام کروگے اور نگہبان خزانہ کے بجائے اسکے بندوں کے مہربان اور ہمدرد بن کررہوتا کہ آقائی کرو.اگرکوئی حاجتمند وقت ضرورت تمہارے پاس آئے اور تم نے اسکی حاجت برآوری کی تو سمجھے گا کہ تم اچھی سرپرستی اور ایمان

داری کے ساتھ خدمت کر رہے ہو لیکن اگر خدا کے ساتھ خیانت کرو گے اور اسکی مخلوقات پر ظلم کرو گے تو یقیناً خدا تم سے یہ نعمتیں چھین لے گا.

۱۹۔ بیوی کا حق.

یہ بھی جان لو کہ تمھاری بیوی کا حق تمھارے اوپر یہ ہے کہ خداوند عالم نے اسکو تمھاری زندگی کا مونس اور آرام اور سکون بخشنے والا قرار دیا ہے تم دونوں میاں بیوی کو چاہیئے کہ خدا کی اس نعمت پر شکر ادا کرو کہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا مونس و مدد گار و ہمدرد قرار دیا ہے ایک دوسرے کے دل میں الفت و محبت پیدا کی تمھیں چاہئے کہ اس نعمت خدا کے ساتھ حسن سلوک کرو. ایک دوسرے کا احترام کرو باہم مصالحہ نہ زندگی بسر کرو اگر چہ تمھارا حق بیوی کے اوپر زیادہ اور سخت ہے اور تمھاری فرمانبرداری اسکے اوپر لازم و ضروری ہے تمھاری ہر خواہش پر اسکا مطیع ہونا ضروری ہے بشرطیکہ تم کسی گناہ پر اسکو مجبور نہ کرو لیکن وہ بیوی بھی محبت و انسیت آرام و آسائش چاہتی ہے اسکو مہیا کرو. اسکی جنسی خواہشات پوری کرو یہ خود ایک بہت بڑا حق ہے. ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۲۰۔ ماتحت (خادم) کا حق.

ماتحت کا حق یہ ہے کہ تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اور تمھارے گوشت اور خون سے پیدا ہوا ہے تم کو ان کا قیم و سرپرست بنایا تم کو امین قرار دیا اور تمھارے حوالے کیا تا کہ تم ان کا لحاظ و خیال رکھو اور اسی طریقے پر اسکے

ساتھ سلوک کرو پس تم پر لازم ہے کہ جو تم کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو خود تم پہنو وہی لباس ان کو پہناؤ.ان کو حد سے زیادہ تکلیف یا زحمت میں نہ ڈالو.خدا کے بندوں کو اذیت یا تکلیف نہ پہنچاؤ.ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۲۱۔ماں کا حق.

تمھاری ماں کا حق یہ ہے کہ اس نے تم کو اپنے شکم میں رکھا کہ کسی کو بھی وہاں رسائی نہیں ہے.اور اپنا میوہ دل تم کو کھلایا کہ کسی دوسرے کو نہیں کھلایا.ماں ہی ہے کہ جس نے اپنے کانوں اپنی آنکھوں اپنے ہاتھوں پاؤں سبھی اعضاء سے تمھاری حفاظت کی اور ماں نے یہ فداکاری خوشی خوشی برداشت کی اور ہر حال میں تمہاری فکر میں رہی کہ کوئی تکلیف نہ پہونچنے پائے اپنے اوپر ہر غم ورنج وتکلیف ودرد کو برداشت کیا اور خداوند عالم نے اسکے ذریعہ سے تمہاری خلقت کی اور تم زمین پر آئے پھر بھی خوش تھی تم سیر وسیراب رہو وہ بھوکی رہے تم کپڑے پہنو وہ برہنہ رہے تم کو سیراب رکھے اور خود پیاسی رہے.تم کو سائے میں رکھے اور اپنے کو دھوپ میں رکھے سختیاں جھیل کر تم کو نعمتوں میں پروان چڑھائے اور خود راتوں میں جاگ تم کو تھپکیاں دے سلائے اسکا شکم تمہارے وجود کی پناہ گاہ اور اسکا دامن تمہاری آسائش گاہ اسکے دودھ تمہارے لئے پانی کی مشک تھے اسکی جان تم پر قربان رہی تمہاری خاطر تمہارے لئے زمانے کی گرمیاں سردیاں سب اس نے جھیلیں اتنی اسکی (ماں) کی قدر جان لو اور اتنا نہیں سمجھ سکتے ہو مگر اسی ماں کی مدد سے.

۲۲۔ باپ کا حق.

اپنے باپ کے حق کو سمجھ لو کہ وہ تمہاری زندگی کے وجود کا سبب ہے، وہ تمہاری جڑ ہے اور تم اسکی شاخ ہو اور یہ جان لو کہ اگر تمہارا باپ نہ ہوتا تو تمہارا وجود نہ ہوتا جب بھی کبھی اپنے اندر کوئی چیز دیکھو کہ جس سے تم کو خوشی حاصل ہوئی ہے جان لو کہ باپ کی وجہ سے یہ چیز حاصل ہوئی ہے اور خدا کا شکرادا کرو اتنا ہی شکرادا کرو جتنا خوش ہوئے ہو. ولا قوۃ الا باللہ.

۲۳۔ اولادوں کا حق.

جان لو کہ تمہاری اولادوں کا حق یہ ہے کہ وہ تم سے ہے اور اس دنیا میں وہ تم سے متعلق ہے اچھا ہو یا برا تم اسکے سرپرست ہو اچھی پرورش کرو اور خدا کی طرف ہدایت کرو کہ اسکی اطاعت وبندگی میں رہے خدا سے مدد مانگو تمہاری فرمانبرداری کرے اور خدا کی اطاعت وبندگی کرے تا کہ اسکے عمل کرنے سے ثواب پاؤ اور کوتاہی کرنے میں سزا کے مستحق قرار پاؤ اسکے لئے ایسا کرو کہ دنیا میں اچھے سرپرست بنو تا کہ خوشنودی خدا حاصل ہو.. ولا قوۃ الا باللہ.

۲۴۔ بھائی کا حق.

جان لو کہ تمہارے بھائی کا حق تم پر یہ ہے کہ وہ تمہارا دست و بازو ہے کہ جس سے تم کام کرتے ہو اور تمھارا پشت پناہ کہ اڑے وقت تمہارے کام آئے اور تمہاری عزت ہے کہ جس پر اعتماد و بھروسہ رکھتے ہو اور تمہارا قوت بازو کہ جس سے اپنے مقابل پر حملہ کرتے ہو، خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ اسکو تم خدا کا نافرمان سمجھو اور ظلم کرنے کا ذریعہ اسکے لئے تم مددگار بنو اور اسکے دشمن کے مقابلہ میں اسکے ساتھ رہو اسکے اور شیطانوں کے درمیان فاصلہ بنو اسکے خیر خواہ اور خدا کے لئے اسکی طرف متوجہ رہو اگر خدا کا مطیع ہو گیا تو اچھی طرح سے اس سے پیش آؤ ورنہ خدا تم سے مقدم ہے کہ اسکو عزت عطا کرے.

۲۵۔ مالک کا حق.

تمہارے مالک کا حق یہ ہے کہ اسنے تم اسکو آزاد کیا اور تمہارے لئے اسنے اپنے مال کو خرچ کیا اور تم کو ذلت ورسوائی سے آزادی اور آرام کی طرف پہونچایا اور غلامی سے آزاد کر دیا غلامی کے قلادوں کو تم سے دور کیا نسیم آزادی وعزت عطا کی رنج وغم کے زندان سے تم کو آزاد کیا تمہاری گرفتاریوں اور پریشانیوں کو تم سے دور کیا اور عدالت کی زبان تمہارے لئے کھول دی اور تمام دنیا اب تمہارے لئے جائز ہوگئی جب تک غلام تھے کچھ حق نہیں رکھتے تھے اب تم خود اپنے مالک ہو گئے

اور اس نے تم کو آزاد کر کے تمہیں ہر چیز کا اختیار دیدیا اور پروردگار کی عبادت کے لئے تمہارے پاس وقت ہی وقت ہو گیا اور اپنے مال کا نقصان کیا ہے کہ خریدہ تھا پیسہ دیکر اور اب تم کو آزاد کر دیا.

پس جان لو کہ وہ زندگی موت میں تمہارے عزیزوں کے بعد تمام لوگوں سے زیادہ قریب ہے، اللہ کی راہ مین بہترین مددگار رہے جب تک اسکو ضرورت ہو اسکی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دو پہلے اسکا کام کرو پھر اپنا.

۲۶۔اس شخص کا حق کہ جس نے تم کو آزاد کیا ہے.

تمہارے آزاد کرنے والے کا حق یہ ہے کہ خدا نے تمہارے لئے تمہارا ایک حامی ایک مددگار ایک پناہ دینے والا قرار دیا اور اسکو واسطہ بنایا کہ تم کو دوزخ سے نجات دے اور یہ اسکی طرف سے آخرت کا ثواب تمہارے لئے ہے دنیا میں بھی اسکے وارث بنو اور اسکی چھوڑی ہوئی میراث تمہیں ملے جب کہ تمہاری رشتہ داری یا قرابت داری نہیں ہے پس تم مال خرج کرنے میں آزاد ہو اگر اسکا لحاظ نہیں رکھا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اسکی میراث جو تمہیں ملی ہے وہ تمہارے لئے راس نہ آئے. ولا قوۃ الا باللہ.

۲۷۔احسان کرنے والے کا حق.

جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے اسکا حق یہ ہے کہ اسکا شکریہ ادا کرو اور اسکے احسان کو یاد کرو اچھے انداز میں اسکا ذکر کرو اور اپنے اور خدا کے درمیان اس کے لئے خاص دعا کرو کیونکہ جب ایسا کرو گے تو گویا آشکار و مخفیانہ اسکی قدردانی کی اسکی اہمیت ظاہر کی اور اگر ہو سکے تو اسکا بدلہ دو ورنہ کوشش کرو کہ اسکا (جبران) عوض دے سکو.

۲۸۔مؤذن کا حق.

جان لو کہ مؤذن کا حق تم پر یہ ہے کہ اسنے تم کو خدا کی یاد دلائی تاکہ فائدے میں رہو اور خدا کے واجبات کی انجام دہی میں تمہارا بہترین مددگار ہے لہذا مؤذن کی اس خدمت پر ایسے ہی احسان مانو جیسے کہ تم پر کسی نے احسان کیا ہے. تم اگر اپنی شخصی زندگی میں اسکی طرف سے بدگمان ہو تو اسکے اس کام (اذان) میں جو کہ خدا کیلئے انجام دیا ہے بدگمان نہ ہو اور جان لو کہ بغیر کسی شک وشبہ کے وہ ایک خدادادی نعمت ہے لہذا نعمت خدا کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آؤ اور ہر حالت میں خدا کا شکر کرو اسکی حمد وثنا کرو. ولاقوۃ الا باللہ.

۲۹۔پیش نماز کا حق.

جان لو کہ پیش نماز کا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے اور خدا کے درمیان ایک بھیجا ہوا نمائندہ ہے وہ خدا کی بارگاہ میں تمہاری نمائندگی کرتا ہے وہ تمہاری طرف سے خدا سے بات کرتا ہے تم اسکی طرف سے بات نہیں کرتے وہ تمہارے لئے دعاء کرتا ہے تم اسکے لئے نہیں کرتے وہ تمہارے لئے چاہتا ہے تم اسکے لئے نہیں چاہتے ہو اہم یہ ہے کہ وہ خدا کے مقابلہ میں کھڑا ہے اور اسکا خدا سے خواہش کرنا تمہارے لئے کافی ہے تم نے اسکے لئے نہیں کیا ہے اگر اسمیں کوئی کوتاہی ہو تو اسکی گردن پر شریک نہیں ہو اور اسکو تم پر کوئی برتری نہیں ہے اس نے خود کو تمہارے لئے سپر قرار دیا ہے اور اپنی نماز کو تمہاری نماز کا سپر قرار دیا تمہیں چاہئے کہ ان زحمات کے لئے اسکی قدر و منزلت جانو. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۰۔تمہارے ساتھ بیٹھنے والے کا حق.

تمہارے ساتھ بیٹھنے والے کا حق یہ ہے کہ اسکے ساتھ اچھی طرح سے پیش آؤ اسکی آمد پر اسے خوش آمدید کہو، بات کرنے میں میٹھی زبان میں بات کرو بات کرتے کرتے ایکدم سے اس سے منہ نہ موڑ لو کہنے میں اس انداز سے بات کرو کہ گویا سمجھا رہے ہو اگر تم کہیں گئے اور اس کے ساتھ بیٹھے تو تم کو اختیار ہے کہ اگر نہیں بیٹھنا چاہتے ہو تو اٹھ جاؤ اور اگر وہ آ جائے اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو اسکو اختیار ہے بغیر اسکی اجازت کے اپنی جگہ سے نہ اٹھو. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۱۔ ہمسایہ کا حق.

پڑوسی کا حق یہ ہے کہ اسکی حفاظت کرو جب گھر میں نہ ہو احترام کرو جب تمہارے درمیان ہو اور وقت ضرورت اسکی مدد و ہمراہی کرو اسکے کسی عیب پر تجسس نہ کرو ٹوہ نہ کرو اور اسکی برائی پر اصرار نہ کرو کہ جان جاؤ اور اگر اسکی برائی کو جان گئے بغیر کسی ارادے اور زحمت کے جو بھی جان گئے ہو اسکے لئے محکم و مضبوط قلعہ کی طرح ہو جاؤ جیسے موٹا پردہ کہ کوئی دوسری طرف دیکھ نہیں سکتا ہے. تا کہ اگر تلواریں بھی کسی دل سے جاننا چاہیں اسکو پھاڑیں تو اسکی برائی نہ جان پائیں کہ کپڑا لپٹا ہوا ہے دل پر، اسکی باتوں پر کان مت دھرو وہ جب نہیں جانتا کہ تم ہو اور پریشانیوں میں اسکو تنہا نہ چھوڑو اور آرام و آسائش میں اس سے حسد مت کرو اسکی لغزشوں سے درگذر کرو اور اسکے گناہوں سے منہ موڑلو اور اگر تمہارے ساتھ نادانی کی تو تم بردباری سے کام لو اور صلح و آشتی سے اس سے ملو اسکو برا نہ کہو اور اگر کوئی ہمدرد بن کر اسکو دھوکہ دے تو اسکو بچاؤ اور اس سے اچھا سلوک کرو. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۲۔ دوست اور ساتھی کا حق.

دوست اور ساتھی کا حق یہ ہے کہ جتنا ہو سکے اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر اسکے ساتھ زیادہ اچھائی بھلائی نہ کر سکو کم از کم اسکے ساتھ انصاف کرو کہ جتنا وہ تمہارا خیال کرتا ہے اتنا ہی تم اسکا خیال کرو اور جتنا وہ تمہاری خدمت کرتا ہے تم بھی اسکی خدمت کرو یعنی تم زیادہ ہی اسکے ساتھ حسن سلوک کرو، وہ احسان میں تم پر سبقت نہ

لیجانے پائے اور اگر وہ تمہارے ساتھ زیادہ بھلائی کر جائے تو تم اسکا بدلا اسکو دو جتنا کہ شائستہ اور اچھا ہے اس سے دوستی میں کوئی کمی نہ آنے پائے اپنے اوپر لازم اور فرض جانو کہ اسکے خیر خواہ ہمدرد پشت پناہ رہو خدا کی اطاعت اور بندگی میں اسکی مدد کرو تا کہ خدا کی نافرمانی نہ کرے اسکے لئے سبب رحمت رہو. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۳۔ساجھے دار کا حق.

شریک اگر نہ ہو تو اسکے کاموں کو تم انجام دو اور موجود ہو تو برابر ساجھے دار کی حیثیت سے کام میں ہاتھ بٹاؤ بغیر اسکے مشورے کے اپنی رائے یا مشورہ نہ دو کام کرنے کیلئے منصوبہ نہ بنالو. اسکے مال کی حفاظت کرو اور اسکے مال میں کم یا زیادہ خیانت نہ کرو اس لئے کہ ہم تک خدا کی طرف سے خبر آئی ہے کہ خدا کا ہاتھ دونوں ساجھے داروں پر ہے جب تک کہ یہ دونوں آپس میں ایکدوسرے کو نقصان نہ پہونچائیں.

۳۴۔مال اور ثروت کا حق.

مال اور ثروت کا حق یہ ہے کہ حلال طریقے سے اسکو حاصل کرو اور بیہودہ خرچ نہ کرو اور صحیح جگہ سے دوسری جگہ نہ لیجاؤ خدا نے دیا ہے لہٰذا خدا کی راہ کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ کرو اور جو تمہاری عزت نہ کرے اسکے سامنے دست سوال دراز نہ کرو اور بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں خدا کی نہ فرمانی نہ کرو کہ تمہاری جگہ پر تمہاری میراث دوسروں کے لئے رہ جائے اور میراث اتنی زیادہ نہ چھوڑو کہ وارث

دوسرا ہی خیال رکھتا ہے، خدا کی راہ میں خرچ کر کے فائدہ وہ اٹھائے گناہ کا بوجھ، افسوس وحسرت عذاب تمہارے کاندھوں پر آئے. ولاقوۃ الا باللہ.

۳۵۔قرضدار کا حق.

تم جس کے قرضدار ہو اسکا حق یہ ہے کہ اگر تمھارے پاس ہے تو اسکا قرضہ ادا کردو تاکہ اسکا کام چلتا رہے اسکو بے نیاز کردو دوڑاؤ نہیں کہ آج اور کل کرو اس لئے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مال رکھنے والا شخص جسکا قرضدار ہے اگر اسکا قرض ادا نہ کرے تو اس نے ظلم کیا اور اگر نہیں ہے تو جسکے مقروض ہو میٹھی زبان سے خوش کرو اور اس سے اخلاق ومحبت سے مہلت مانگ لو تاکہ تم سے خوش ہوکر جائے اور جب اسکا قرضہ واپس دینے لگو تو اس سے بد زبانی سے نہ پیش آؤ یہ گری ہوئی بات ہے. ولاقوۃ الا باللہ.

۳۶۔ساتھی کا حق.

تمھارے ساتھ رہنے والے کا حق یہ ہے کہ اس کو دھوکہ مت دو اس سے مکاری مت کرو اس سے جھوٹ مت بولو اسکو دھوکہ میں مت رکھو اسکو نقصان مت پہنچاؤ اسکے کاموں میں رکاوٹ مت ڈالو اس دشمن کی طرح جو اپنے مخالف کی ہر طرح سے مخالفت کرنے پر تلا رہتا ہے. اور اگر اس نے تم پر بھروسہ کرلیا تو جتنا ہو سکے اس کے لئے کوشش کرو اور جان لو کہ کسی کو نقصان پہنچانا ویسا ہی ہے جیسے ریاکاری ظاہر سازی ہے. ولاقوۃ الا باللہ.

۳۷۔ان لوگوں کا حق کہ جواپنے کو بڑا سمجھتے ہیں.

تمھارے مقابل میں جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ تم سے اور لوگوں سے بہتر ہے اپنے علم کے اعتبار سے یا کسی اور اعتبار سے اگر وہ اپنے دعوی میں سچا ہے تو اسکی دلیلوں کو ردنہ کرو اور اسکے دعوی کو نہ کاٹو لہذا اپنے طور پر سوچو غور کرو اور اسکے بارے میں فیصلہ کرو اور بغیر کسی گواہ کے تم خود اس کے گواہ بنو کیوں کہ یہ خدا کا حق تم پر ہیکہ اگر اسکا دعوی مجمل ہے تو اسکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اسکو ڈراؤ خوف الہی کا احساس کراؤ اسکے دین کی قسم دو اسکو خدا کی یاد دلاؤ کہ وہ اپنی سختی میں کوئی ایسی ناگوار بات نہ کہے کہ حد سے بڑھ جائے جو سبب بن جائے کہ مخالف صحیح راستہ سے ہٹ جائے اور اسکی گناہ میں تم بھی مبتلا ہو جاؤ اسکی وجہ سے اسکی دشمنی کی تلوار تم پر تیز ہو جائے. کیوں کہ بری بات شر کو بڑھاتی ہے اور اچھی بات فساد کو ختم کرا دیتی ہے. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۸۔جس پر تمھارا دعوی ہے اسکا حق.

اسکا حق کہ جس پر دعوی کرتے ہو اگر تمھارا دعوی ٹھیک ہے حق بجانب ہو تو بات کرنے میں دعوے کو ختم کرنے کیلیئے سکون و آرام سے بات کرو کیوں کہ جس پر دعوی کیا ہے کہ وہ کوئی بات سننے کیلیئے تیار نہیں ہے اپنی دلیلوں کو نرمی سے اسکو سمجھاؤ کچھ سمجھنے کی مہلت دو اچھے انداز میں سمجھاؤ محبت سے کہو جھگڑے اور حجت سے اپنی دلیلوں کو برباد نہ کرو کہ پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئے. ولا قوۃ الا باللہ.

۳۹۔ان لوگوں کا حق جو تم سے مشورہ کرتے ہیں.

اس شخص کا حق جو تم سے مشورہ لیتا ہے یہ ہے کہ اگر اسکے امور میں تم صحیح رائے رکھتے ہو تو اسکو نصیحت کرو جتنا بھی سمجھتے ہو اسکو سمجھانے کی کوشش کرو اس سے کہو کہ اگر تم اس کی جگہ پر ہوتے تو یہ کام ضرور کرتے تم محبت سے نرمی سے اسکو سمجھاؤ کیوں کہ محبت اور نرم کلامی وحشت اور الجھنوں کو ختم کر دیتی ہے اور سخت کلامی انسیت کو خوف و ہراس میں تبدیل کر دیتی ہے اور اگر تم نہ سمجھا پاؤ تو اور کسی کو اگر جانتے ہو اور اس پر بھروسہ رکھتے ہو خود تم بھی اس سے مشورہ لیتے ہو تو اس شخص کی طرف اسکو لے جاؤ اس کے لئے سستی نہ کرو اور اسکی نصیحت سے اسکو محروم نہ کرو. ولا قوۃ الا باللہ.

۴۰۔مشورہ دینے والے کا حق.

جو تم کو مشورہ دے اسکا حق یہ ہے کہ اگر وہ تمھارے سلسلہ میں رائے دے اور تمھاری سمجھ میں نہ آئے تو اسکو متہم نہ کرو کہ غلط رائے دی کیوں کہ لوگوں کے خیالات و نظریات الگ الگ ہیں اگر مشورہ تمھاری سمجھ میں نہیں آتا تو تم کو اختیار ہے لیکن اسکو ملزم نہ ٹھراؤ کہ غلط رائے دی جبکہ وہ مشورہ دیتا رہتا ہے لوگوں کو اور تم کو بھی مشورہ دیا ہے اسکا شکریہ ادا کرو اور تمھارے منشاء کے مطابق تم کو رائے دی ہے تو خدا کی حمد و ثنا کرو اور اپنے اس بھائی کی قدر دانی کرو اور اس فکر میں رہو کہ اگر ایک روز اسکو ضرورت پڑ جائے اور تم سے مشورہ لے تو اچھا بدلا دو مشورہ کا. ولا قوۃ الا باللہ.

۴۱۔ جو تمھاری نصیحت قبول کرے اسکا حق.

اگر کوئی شخص تم سے نصیحت مانگے تو اسکے مزاج کے مطابق اسکو نصیحت کرو ایسے اچھے انداز سے بات تمام کرو کہ تمھاری باتیں اسکے کانوں کو اچھی لگیں، اسکی عقل کے مطابق اس سے بات کرو کیوں کہ ہر شخص اسکی عقل کے لحاظ سے بات کرو کہ وہ سمجھ سکے مہربانی اور محبت سے سمجھاؤ.

۴۲۔ نصیحت کرنے والے کا حق.

جس نے تم کو نصیحت کی ہے اسکے مقابلہ میں انکساری سے پیش آؤ کانوں سے سنو اور دل لگا کر سمجھنے کی کوشش کرو اگر اچھی نصیحت کی ہے تو اسکے لئے خدا کا شکر کرو اور قبول کرلو اسکی نصیحت کی قدر کرو اور اگر تمہیں اسکی نصیحت پسند نہیں آئی تو اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسکو ملزم نہ ٹھراؤ جان لو کہ اس نے تمہاری ہمدردی میں اسنے کوئی کمی نہیں کی ہے سوائے اسکے کہ غلطی کر گیا ہے اور اگر تمہاری نظر میں موردالزام ہے تو اسکے بعد کسی بات میں اس بات میں اس سے مشورہ نہ لو. ولاقوۃ الا باللہ.

۴۳۔ بزرگوں کا حق.

بڑوں کا حق یہ ہے کہ وہ عمر میں بڑے ہیں ان کا احترام کرو کہ اسلام میں سبقت رکھتے ہیں اور اگر ان میں کوئی برتری وفضیلت پائی جاتی ہے ایمان اور اسلام کے لحاظ سے تو ان کو اپنے اوپر ترجیح دو کہ وہ تم سے بہتر اور بزرگ ہیں ان کے آگے نہ چلو ان سے آگے نہ بڑھ جاؤ ان سے بیوقوفی کی باتیں نہ کرو اور اگر ان

سے کوئی نادانی ہوگئی ہے تمہارے بارے میں تو برداشت کرواوران کی عزت کرو کہ تم سے عمر میں بڑے ہیں. ولاقوۃ الا باللہ.

۴۴۔ چھوٹوں کا حق.

چھوٹوں کا حق یہ ہے کہ ان سے محبت کروان کی تربیت کروان سے کوئی نادانی ہو جائے تو درگذر کروان کی غلطیوں پر چشم پوشی کرو نرمی سے پیش آؤ انکی بچکانہ حرکتوں سے درگذر کرواس طرح سے پیش آنے سے انکی ہدایت ہوگی.

۴۵۔ سوال کرنے والے کا حق.

جو کوئی سائل تم سے سوال کرے اگر صدقہ تمہارے پاس موجود ہے تو اسکو دیدو اسکی حاجت پوری کردو اسکی پریشانی دور ہونے کی دعا کرو جب مدد چاہے تو اسکی مدد کرواور اگر اسکے سچ ہونے میں شک ہے لیکن یقین تو ہے نہیں یہ شیطان ہے کہ جس نے تمہارے لئے جال بچھا رکھا ہے کہ تم کو ان خدمتوں سے محروم کردے کہ تم کو ثواب نہ مل پائے اور خدا سے تمہیں قربت نہ حاصل ہو لہٰذا شیطان کو بیچ میں نہ آنے دواور اسکی حاجت پوری کردی تم نے تو یہ بہت اچھا کام کیا ہے.

۴۶۔ اسکا حق کہ جس سے کوئی چیز مانگی جائے.

اسکا حق یہ ہے کہ اگر اس نے دیا تو شکریہ کے ساتھ قبول کرلواور اگر نہیں دیا تو اسکے عذر کو قبول کرلواور اس سے خوشبین رہواور جان لو کہ اگر اس نے نہیں دیا تو اپنے مال کو نہیں دیا اور اسکے مال پر رنج نہیں ہونا چاہیئے اگر چہ ظالم ہی کیوں نہ ہو.

۴۷۔اسکا حق جوتم کوخوش کرے.

اسکا حق جوتم کوخوش ومسرور کردے اگر اسنےتم کوخوش کرنے کے لئے ایسا کیا کہ جوتمہاری شادمانی کا سبب بنا ہے تو خدا کی حمد وثنا کرو اور اسکا شکریہ ادا کرو جیسا کہ اسکا حق تھا اسکو اسکا بدلہ دینے کی فکر میں رہو اور اگر اسکا مقصد تم کوخوش کرنا نہیں تھا تب بھی خدا کی حمد وثناء کرو اور شکر کرو اور سمجھ لو کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے اور ایک نعمت خدا تھی جوتمہارے لئے سبب بنی اسکو دوست رکھو اسکی بھلائی چاہو اس لئے کہ نعمتوں کا سبب بھی باعث برکت ہے جہاں بھی ہو اگر اس نے تمہارے لئے ارادہ بھی نہیں کیا.ولاقوۃ الا باللہ.

۴۸۔اسکا حق جسنے تمہارے ساتھ برائی کی ہے.

جس نے تمہارے ساتھ برا سلوک کیا ہے اگر جان بوجھ کر اس نے ایسا کیا ہے تو اچھا ہے کہ بھول جاؤ درگذر کرو اس سے تا کہ دلوں کی کدورت جڑ سے ختم ہو جائے اور اسطرح کے شخص کے ساتھ ادب سے سلوک کرو خداوند عالم فرماتا ہے کہ جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ بدلہ لینے کی فکر کرے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ یہ کام بدلہ لینا ایک صحیح کام ہے (سورہ شوری) خداوند عالم نے فرمایا اگر تم نے اپنا بدلہ لیا تو اتنا ہی بدلہ لو کہ جتنا تم کو نقصان پہونچا ہے اور اگر صبر کرلو اور یہ کام یعنی صبر صابروں کیلئے بہترین کام ہے.(آیت ۲۶ سورہ نحل) یا جان بوجھ کر کیا ہے تب بھی تم جان بوجھ کر اسکے ساتھ ایسا نہ کرو بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو.ولاقوۃ الا باللہ

۴۹۔قوم کے حقوق.

تمہارا سلوک قوم کے ساتھ نرمی ومحبت سے ہونا چاہئے مہربانی کروان سے دوستی رکھواصلاح کرتے رہواچھےلوگوں کاشکریہ اداکروکہ اگراپنے ساتھ اچھائی کی تب بھی تم پر پلٹ کرآئے گی کیونکہ تم کوستایانہیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہونچایاتم کوزحمت میں نہیں ڈالاتمہیں چاہئے کہ سب کے لئے دعاکرواورسب کی مددکرواور ہرشخص کواپنے سے بزرگ سمجھو بڑوں کواپنے باپ کی جگہ پراوربچوں کواپنے بچوں جیساسمجھواور برابروالوں کو بھائی کا مقام دواوران میں سے جوبھی تمہارے پاس آئے سب کے ساتھ دلجوئی اورمحبت سے پیش آؤاوراپنے بھائی کے ساتھ بھائی چارگی کےساتھ سلوک کرو.

۵۰۔اہل ذمہ کاحق.

اہل ذمہ کاحق یہ ہے کہ جس بات کوخدانے ان سےقبول کیاہےاس کوان سے قبول کرواوروہ عہدوپیمان جوخدانے ان کیلئے مقررکیاہےاس پروفاداراورثابت قدم رہوجومعاہدہ ان سے کیاہےاورجووہ چاہیں اسکوان کےحوالہ کردوکیونکہ وہ اس پرمجبورہیں،معاملات میں ان سےخداکےحکم پرعمل کرواوراس بات کالحاظ رکھوکہ وہ اسلام کی پناہ میں ہیں خدااوررسول کےعہدوپیمان پران پرظلم نہ کروکیونکہ رسول خدانے فرمایاہے جوشخص جس نےعہدوپیمان کئے ہوئے اگروہ اسکوتوڑدےتومیں اسکادشمن اوراسکےمقابلہ میں ہوں.خداسےڈرو!ولاقوۃ الاباللہ

یہ پچاس حق جو تمہاری گردن پر ہیں کسی حالت میں ان سے روگردانی نہیں کر سکتے اسکی رعایت کرنا لحاظ رکھنا تمہارا فرض ہے اسکے ادا کرنے کی کوشش کرو، خداوند عالم سے مدد مانگو کہ تم کو ان کاموں پر نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ولاحول ولاقوۃ لا باللہ والحمدللہ رب العالمین.